رمضان المبارک میں خلیجی ممالک سے سفر کرنے والوں کے مسائل

تحریر

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaqboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

رمضان المبارک میں خلیجی ممالک سے سفر کرنے والوں کے مسائل

مقبول احمد سلفی
اسلامک دعوۃ سنٹر- شمالی طائف

سعودی عرب، دوبئ، قطر، بحرین اور کویت وغیرہ میں کام کرنے والے برصغیر ہندوپاک کے لوگ جب رمضان المبارک میں اپنے ملک کا سفر کرتے ہیں تو انہیں تقریبا پانچ قسم کے مسائل کی جانکاری درکار ہوتی ہے۔

(1) پہلا مسئلہ یہ ہے کہ دوران سفر روزہ رکھنا چاہئے کہ نہیں؟

(2) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جب خلیجی ممالک سے اپنے ملک کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ملک پہنچ جاتے ہیں تو ہمیں وہاں کے حساب سے روزہ رکھنا چاہئے یا گلف کے حساب سے؟

(3) تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم نے سفر میں روزہ توڑ لیا تو کیا اس کی قضا کرنی پڑے گی جبکہ اپنے ملک میں جاکر روزہ رکھنے سے ہمارا روزہ مکمل ہوجاتا ہے، کبھی کبھی زیادہ ہی ہوجاتا ہے؟

(4) چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ریاض یا مسقط یا ابوظبی وغیرہ سے سفر کرتا ہے اس نے سحری وہاں کے حساب سے کھائی ہے افطار کا وقت اس کے لئے کیا ہوگا؟

(5) پانچواں مسئلہ بعض لوگوں کے ساتھ یہ پیش آتا ہے کہ ادھر سعودی عرب یا دبئ و قطر میں عید منایا اور اپنے ملک سفر کیا، ایک دن میں ملک پہنچ گیا اگلے دن وہاں بھی عید ہے اب وہ عید کی نماز وہاں بھی ادا کرے گا یا نہیں؟

پہلے سوال کاجواب یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنے سے مشقت درپیش ہوتوروزہ چھوڑدیناچاہئے لیکن اگرمشقت نہ ہوتوروزہ رکھناافضل ہے مثلا بعض پاکستانی یاہندوستانی حضرات گلف میں ایرپورٹ کے قریب ہی رہتے ہیں، بلامشقت فلائٹ پہ سوار ہوئے اور بعض حضرات تین اور بعض حضرات چار گھنٹوں میں اپنے گھر تک پہنچ گئے، کوئی کلفت نہیں ہوئی،ایسی صورت میں روزہ رکھنا چاہئے۔ جنہیں فلائٹ کا بھی سفر کرنا ہے،بسوں اورٹرینوں کے سفر سے بھی گزرنا ہے،سفر بھی کئی گھنٹوں پر مشتمل ہو تولازما مشقت درپیش ہوگی ایسی صورت میں روزہ نہیں رکھناچاہئے۔

دوسرے سوال کاجواب یہ ہے کہ جب کوئی ایک ملک سے دوسرے ملک کاسفرکرتاہے تووہ اس ملک کے حساب سے روزہ رکھے گا جہاں کا سفر کررہاہے یہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے۔اللہ کا فرمان ہے:

فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرة: 185)

ترجمہ:جورمضان کامہینہ پائے وہ روزہ رکھے۔

نبی ﷺ کافرمان ہے:

الصَّومُ يومَ تَصومونَ ، والفِطرُ يومَ تُفطِرونَ ، والأضحَى يومَ تُضحُّونَ(صحيح الترمذي:697)

ترجمہ:روزہ وہ دن ہے جس میں تم سب روزہ رکھتے ہو،اور افطار وہ دن ہے جس میں تم سب روزہ نہیں رکھتے ہو ،اور عیدالاضحی وہ دن ہے جس میں تم سب قربانی کرتے ہو۔

آیت وحدیث سے صاف صاف پتہ چلتاہے کہ آدمی جہاں بھی سفر کرکے جائے وہاں کے لوگوں کے حساب سے روزہ رکھے ،افطار کرے اور قربانی دے۔اس کو مثال سے اس طرح سمجھا جاسکتاہے کہ جب ہم روزہ رکھ کر سعودی عرب سے سفر کئے اپنے ملک میں افطار کا وقت ہوگیا جبکہ سعودی عرب میں ابھی افطار کا وقت باقی ہے

لیکن اس وقت سعودی میں سورج ڈوبنے کا انتظار نہیں کریں گے بلکہ آپ اپنے ملک والوں کے حساب سے سورج ڈوبتے ہی افطار کرلیں گے۔

تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی سفر کی وجہ سے فرض روزہ چھوڑا تھا تو بعد میں اس کی قضا کرے گا بھلے اپنے ملک کا روزہ ملا کر 29 یا تیس ہو جاتا ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے جو روزہ چھوڑا تھا وہ فرض روزہ تھا۔

چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ روزہ دار کے لئے جب اور جس جگہ سورج غروب ہو جائے اس وقت اور اس جگہ کے اعتبار سے افطار کرے۔ اگر جہاز میں رہتے وقت سورج غروب ہو رہا ہے تو جہاز میں افطار کرے اور جہاز سے اتر کر ایرپورٹ یا گاؤں، سڑک، بستی میں سورج ڈوب رہا ہے تو وہاں افطار کرے۔

پانچویں مسئلے کا جواب یہ ہے کہ اس نے رمضان مکمل کرلیا، عید کی نماز بھی ادا کرلی اب اس کے ذمہ عید کی نماز باقی نہیں ہے تاہم مسلمانوں کے ساتھ ان کی عید اور خوشی میں شریک ہونا اظہار یکجہتی ہے۔

یہاں پر چند باتیں مزید سمجھ لینی چاہئے۔

☆ روزہ رکھنے میں رویت ہلال کا ہی اعتبار ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔

☆ روزہ دار قمری تاریخ کا اعتبار کرے گا نہ کہ عیسوی تاریخ کا۔

☆ قمری مہینہ کم سے کم 29 کا اور زیادہ سے زیادہ 30 دن کا ہوتا ہے، یہ یاد رہے اکتیس دن قمری مہینے میں ہے ہی نہیں۔

☆ آدمی سفر کرکے جس ملک میں جارہا ہے اس ملک کے حساب سے اگر اس کا روزہ اکتیس دن کا ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر 29 سے کم ہو جاتا ہے تو کم از کم ایک روزہ بعد میں رکھنا ہوگا کیونکہ قمری مہینے میں کم از کم 29 دن ہوتے ہیں۔

☆اگر کوئی کسی ملک سے عید کر کے دوسرے ملک کا سفر کرتا ہے اس حال میں کہ یہاں ابھی عید نہیں ہوئی ہے یعنی رمضان ہی ہے تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ اس نے شرعی طریقے سے اپنا رمضان مکمل کرلیا ہے۔

****

نوٹ : اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں .

مزید دینی مسائل ، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں

YOUTUBE LINK KE LIYE CLICK KARE

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE

DATE :9/4/2022